۲۷

احمدی تاجروں کو پوری دیانت سے کاروبار کرنا چاہیئے

(فرمودہ ۳۱- اگست ۱۹۳۴ء - بمقام قادیان)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے گزشتہ خطبہ میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ انہیں بچوں اور نوجوانوں کو نماز کا پابند بنانا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی شخص ایسا نہ ہو جو نمازوں کیلئے مسجد میں نہ آئے۔ یہ تو میرے وہم میں بھی نہیں آسکتا کہ کوئی احمدی بے نماز ہو اور اگر کوئی ہوگا تو دوچار سَو میں شاید ایک ہو اور وہ بھی نئی پود میں سے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں لیکن صرف نماز پڑھنا کافی نہیں بلکہ اقامت شرط ہے قرآن کریم میں صرف یُصَلُّوْنَ نہیں ہے بلکہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ آتا ہے اور اقامتِ صلٰوۃ کیلئے باجماعت نماز پڑھنا ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر بچوں کو مساجد میں اپنے ساتھ لایا جائے تو خواہ وہ ایک لفظ بھی نہ سمجھیں اور نماز کی اہمیت کو پوری طرح محسوس نہ کریں پھر بھی ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان کے اندر سچا اخلاص پیدا ہوجائے گا۔ اور انہی بچوں میں سے بزرگ اولیاء پیدا ہونے شروع ہوجائیں گے۔ گویا اس ذرا سے کام سے وہ ماں باپ جن کی اولادیں آوارہ ہیں وہ آئندہ نسلوں کو ولی اللہ بناسکتے ہیں۔

پھر ایک اور بات جس کی طرف میں خصوصیت کے ساتھ توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں کے بعض تاجر دیانت سے کام نہیں لیتے اس لئے ہر محلّہ کے دوستوں کو اپنے اپنے محلّہ کی دُکانوں کے متعلق خیال رکھنا چاہیئے کہ ان سے سَودا صحیح طور پر ملے۔ چیز خراب نہ ہو

اور وزن کم نہ ہو۔ ایک دن مجھے عرقِ گلاب کی ضرورت تھی جو میں نے ایک دُکان سے منگوایا۔ میں نے دیکھا دکاندار نے پانی میں یوکلپٹس آئل ملایا ہوا تھا جسے وہ عرق گلاب کے طور پر بیچتا تھا اور یہ ایسی خطرناک بات ہے کہ اسلامی حکومت ہو تو اس کیلئے بڑی سخت سزا ہے۔ دوائیوں میں بے احتیاطی بسا اوقات مُہلک ثابت ہوتی ہے۔ آج کل بہت سے ولایتی ایسنس نکلے ہوئے ہیں اور ان کے ذریعہ ہر چیز کا عرق بنایا جاسکتا ہے مگر وہ گلاب وغیرہ کا عرق نہیں ہوگا اگرچہ اس کی خوشبو ویسی ہی ہو۔ بعض لوگ انہی سے عروق تیار کرلیتے ہیں حالانکہ وہ زہریلے ہوتے ہیں کیونکہ وہ دواؤں سے نہیں بنتے بلکہ ایسنسوں سے بنتے ہیں۔ پھر میرا تجربہ ہے کہ جو آٹا فروخت کیا جاتا ہے اس میں سے نوے فیصدی ایسا ہوتا ہے جس میں کِرکﷺ ہوتی ہے اور کِرک ایسی خطرناک چیز ہے کہ اس سے دردِ گُردہ، پتھری اور مثانہ وغیرہ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لوگ عام طور پر جلدی جلدی روٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں اس لئے اس نقص کو محسوس نہیں کرتے۔ اگر اسلام کے حکم کے مطابق آہستہ آہستہ اور چباچبا کر روٹی کھائیں تو انہیں بآسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ عام طور پر جو آٹا فروخت ہوتا ہے اس میں کِرک ہوتی ہے مگر لوگ وقار کے ساتھ روٹی نہیں کھاتے حالانکہ رسول کریم ﷺ نے اس کی خاص طور پر ہدایت فرمائی ہے۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ کھانے کے متعلق اس ہدایت کی پابندی کرتے تو انہیں اس نقص کا احساس بڑی آسانی سے ہوسکتا تھا۔ کِرک ایک سخت تکلیف دہ چیز ہے۔ گُردہ اور مثانہ کے امراض اس سے پیدا ہوتے ہیں مگر دکاندار جو آٹا فروخت کرتے ہیں اس میں سے نوے فیصدی بلکہ میں کہوں گا ننانوے فیصدی کِرک ہوتی ہے اور دکاندار بھاؤ کرتے وقت یہ خیال نہیں رکھتے کہ ایسا آٹا خریدیں جس میں کِرک وغیرہ نہ ہو بلکہ صاف ہو۔ وہ صرف یہ خیال کرتے ہیں کہ چار آنہ سستی بوری مل جائے جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ بیوپاری کو اجازت دیتے ہیں کہ اس قدر وہ مٹی ملاسکتا ہے اور یہ بھی ویسی ہی بددیانتی ہے جیسا خود مٹی ڈال کر بیچنا۔ پس دوست تاجروں کی اصلاح کی طرف بھی توجہ کریں اور جب انہیں شُبہ ہو کہ کوئی دوائی یا کوئی اَور چیز اچھی نہیں تو فوراً مقامی انجمن کے پاس رپورٹ کریں اور اس کا فرض ہے کہ تحقیقات کرے کہ شکایت صحیح ہے یا نہیں۔ اگر صحیح ہو تو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے۔

ایک دفعہ ہمارے گھر میں ایک بوری آئی اور اسے دیکھ کر میں نے کہا کہ اس میں

کِرک ہے۔ چنانچہ جب آدمی واپس کرنے کیلئے گیا تو دکاندار نے وہ رکھ لی اور یہ کہہ کر کہ ہمیں علم نہ تھا حضرت صاحب کے گھر جاتی ہے اچھے آٹے کی دوسری بوری دے دی جس کے معنے یہ ہیں کہ جہاں اعتراض کا خیال ہو وہاں وہ ایسا نہیں کرتے ورنہ کرلیتے ہیں اور انہیں علم ہوتا ہے۔ پس آئندہ اس امر کا خیال رکھا جائے کہ کوئی دکاندار ایسا آٹا فروخت نہ کرے جس میں کِرک یا مٹی کی ملونی ہو اسی طرح دوسری اشیاء بھی خراب اور مَیلی کُچیلی نہ ہوں اس سے جسمانی صحت بھی درست ہوگی اور ایمانوں میں بھی چُستی پیدا ہوگی۔ جب قیمت ادا کرنی ہے تو کیوں ناقص چیز لی جائے۔ یہ خیال کرنا کہ چلو تھوڑی سی خرابی ہے اسے جانے دو نہایت ہی معیوب بات ہے اور ایسا کہہ کر بات کو ٹال دینے والا اپنی بددیانتی کا ثبوت دیتا ہے۔ اُس کے اِس قول کے معنے یہ ہیں کہ جب اسے موقع ملے گا وہ اس سے بہت زیادہ بددیانتی کرے گا۔ غرض یہ چیزیں اخلاق کو برباد کردینے والی ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ [2] یعنی کم تولنے والوں پر خداتعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ دراصل چھوٹی چھوٹی باتیں ہی بڑی باتوں کا پیش خیمہ ہوتی ہیں اس لئے انہیں کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک دفعہ میں مغرب کی نماز پڑھا رہا تھا اور ایک خاص وجہ سے میں اس میں ایک ہی سورۃ پڑھا کرتا ہوں مگر اس دن ایسا معلوم ہوا کہ باقی سب قرآن مجھے بُھول چکا ہے اور صرف وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ والی سورۃ یاد ہے۔ میں نے اسے کسی الٰہی حکمت پر محمول کیا اور سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے۔ نماز کے بعد میں نے حکم دیا کہ سب دکانداروں کے بٹے تولے جائیں۔ چنانچہ بٹے تولنے پر معلوم ہوا کہ کئی ایک کے وزن کم تھے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس خرابی کو دور کریں۔ دکانداروں کی ہرچیز کو دیکھیں اور خیال رکھیں کہ بھاؤ ٹھیک ہوں، وزن پورے ہوں اور چیز صاف سُتھری ہو، ہر چیز ملونی سے پاک ہو، دوائیں درست اور صحیح ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دفعہ شدید طاعون پڑی تو لوگ کہتے تھے کہ دکاندار ایک ہی بوتل سے سب عرق دے دیتے ہیں، اسی سے گلاب، اسی سے گاؤزبان اور اسی سے کیوڑہ وغیرہ۔ حالانکہ دوائی میں ادنیٰ سی غلطی سے بھی بعض اوقات جان ضائع ہوجاتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس امر کی طرف توجہ کریں گے اور تاجر ہر قسم کی بددیانتی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

(الفضل ۲۸- جنوری ۱۹۶۰ء)

---

[1] کِرک: ریت کے باریک ذرّات [2] المطفّفین: ۲